انہی حکموں میں تصور کیا جائے جو شریعت اسلامیہ کے پیش نظر ہے۔ مثلاً صاحب مال، نصاب زکوٰۃ نقدی و مالِ تجارت، پیداواری اراضی، اجناس عُشری اور مصارف و مستحقین زکوٰۃ کی تعیین و تعریف اور زکوٰۃ کی شرائط و ارکان وغیرہ فقط التشکّر والسلام

(منظور احسن عباسی)

اسلامی ٹیکسوں کی تحریم و تعمیل کی ضرورت و افادیت

دیرینہ خواہش کی تکمیل

مقامِ مسرت ہے کہ اسلامی قوانین کے نفاذ سے قیامِ پاکستان کی اصل غرض و غایت کی تکمیل کے انقلابی سفر کا آغاز ہو چکا ہے۔ یوں دکھائی پڑتا ہے جیسے اسلام اور وطن سے کھوکھلی عقیدت اور جذباتی نعرہ بازی کا غلغلہ ختم ہو گیا ہے اور قرآن و سنت سے تعمیری لگن اور تخلیقی عمل کا دور شروع ہوا چاہتا ہے۔

معیشت و معاشرت کے اونٹ کا سیدھا روپ:

ہماری معیشت و معاشرت میں مغربیت، سطحیت اور مغایرت کے مسلسل غلبہ سے ہَی زندگی اونٹ کی سی شکل اختیار کر گئی تھی جس کی کوئی کل سیدھی نہ رہی تھی۔ نتیجتاً ہم سیاسی عدم استحکام، اقتصادی بدحالی، متنوع ضیاع اور مکرر التواء کے بھنور ہی میں چکر کاٹتے رہے۔ اسلامی آئینِ زندگی کے نفاذ کے بعد ہماری معیشت و معاشرت کو نیا روپ ملنے کے امکانات روشن نظر آنے لگے ہیں اور یوں ملت کا بھٹکا ہوا کارواں اصلاح و ارتقاء کی طرف از سرِ نو جادہ پیما دکھائی دیتا ہے۔

ملتِ اسلامیہ کے قومی اور آفاقی مقاصد:

کس قدر باعثِ تاسف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اسلامی ممالک کو متنوع وسائلی نعمتوں سے خوب نوازا ہے۔ مگر دنیائے اسلام اس کے باوجود پسماندگی کی دلدلوں میں دھنسی ہوئی ہے۔ اس امر کی وضاحت قطعی ضروری نہیں کہ پسماندگی اور اسلام دو متضاد و متحارب تصورات ہیں۔

ایک اشرف الامم کی زبوں حالی فہم و منطق سے ماوریٰ ہے۔

ملت اسلامیہ کے سامنے دو بڑے مقاصد یہ ہیں:

۱۔ قومی مقصد: ملکی استحکام و ترقی، جس کے لیے قوت افراد کی اصلاح و ارتقاء اور دستیاب وسائل کے بہترین استعمال کے لیے جامع منصوبہ بندی سے کام لیا جاتا ہے۔

۲۔ آفاقی مقصد: جس کا مطلب ہے ساری کائنات میں زندگی کے تمام شعبوں میں غلبۂ اسلام، یعنی صحت و توازن، کی راہ ہموار کرنا۔

اسلامی معیشت کا ایک بنیادی پہلو

ان ہر دو اغراض کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ہر دو کے حصول کے لیے تمام اسلامی ممالک کی قومی معیشت میں استحکام، تخلیقیت اور ارتقاء کی واضح چھاپ ناگزیر ہے۔

اسلامی معیشت ایک متوازن و مفرح طرزِ حیات ہے۔ یہ ایک ایسا منظم لائحہ عمل ہے جس میں حقوق و فرائض کا حسین امتزاج کارفرما ہے۔ معقول ٹیکسوں کا نظام بھی اسلامی معیشت کا ایک تعمیری پہلو ہے۔ اسلامی ٹیکسوں کے نظام میں زکوٰۃ اور عشر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی ادائیگی ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن حکیم میں ان ٹیکسوں کے تعمیری مصرف کے باضابطہ طریقے وضع کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے ان میں خرد برد، غلط استعمال یا ضیاع کے امکانات معدوم ہو جاتے ہیں۔

اسلامی ٹیکسوں کی ضرورت اور افادیت:

ایک ٹیکس کی ادائیگی ہزار مصائب سے نجات کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ اگر ہم سب اسلامی ٹیکس باقاعدگی سے ادا کریں اور پھر جمع شدہ رقوم کو جائز سمتوں میں فہم و فراست سے خرچ کریں تو تمام اقتصادی ناہمواریوں کا علاج بالعموم اور مندرجہ ذیل قباحتوں کا استیصال بالخصوص یقینی ہے:۔

(ا) مال و دولت کا غیر منصفانہ ارتکاز اور اس سے جنم لینے والی خرابیاں،

(ب) غربت و افلاس اور متنوع اقتصادی محرومیاں،

(ج) بخل، حرص، سرد مہری، خود غرضی، وغیرہ

(د) تنگ دستی سے فروغ پانے والے جرائم، قبیح عادات اور علتیں،

(ر) ہماری روزمرہ معیشت میں عموماً اور ٹیکسوں کے مروجہ نظام میں خصوصاً بڑھتی ہوئی

گڑبڑ اور عدم نظم و نسق،

(ل) عمومی زندگی میں پژمردگی، بے مقصدیت، جمود اور یبوست کا غلغلہ۔ غرض ٹیکسوں کی باضابطہ ادائیگی اور ان کے مصرف میں حکمتِ عملی سے ہماری ملی زندگی میں مسرت، خوشحالی، توازن اور مقصدیت کے عناصر کے فروغ کی قوی توقع ہے۔ جس سے اسلامی معیشت کے قومی تقاضے بطریقِ احسن پورے ہونے لگیں گے۔

یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ پاکستان کے جن جن علاقوں میں زکوٰۃ اور بیت المال کا طریقِ کار چھوٹے پیمانے پر آزمایا جاتا رہا ہے (مثلاً ڈنڈوت کا تجربہ)، وہاں اس کے واضح، مثبت اور انقلابی نتائج ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ یہ تمام تجربات اس امر کی موثق ضمانت فراہم کرتے ہیں کہ اگر اس معقول اقتصادی نظام کو باضابطہ طریقِ کار کے طور پر اپنا لیا جائے تو قومی معیشت اور روزمرہ معاشرت میں تعمیری انقلاب حتمی ہے۔

خلاف ورزی کے چند بھیانک عواقب:

کڑے سرکاری احتساب، رائے عامہ کے سیل اور ذاتی ضمیر کی وجہ سے ٹیکس کی خلاف ورزی کا شائبہ امکان ہی باقی نہ رہے۔ تاہم غلط فہمی، کم فہمی یا عیارانہ انحراف سے خلاف ورزی کسی حد تک ممکن بھی ہو سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بات کی وسیع تر تبلیغ و اشاعت کی جائے کہ اسلامی ٹیکسوں سے انحراف سے ایسی صورتِ حال کے پیدا ہونے کا خدشہ ہے جو ہر فرد اور سارے معاشرے کے لیے باعثِ زحمت ہو سکتی ہے۔

یہ کہ خلاف ورزی کے مرتکب کو آخرت میں سزا بھگتنا پڑے گی بڑی دور کی بات ہے۔ کئی لوگ اسے شائد اچھی طرح سمجھ بھی نہ سکیں۔ مگر یہ بات تو بہت جلد اور بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ٹیکسوں کی خلاف ورزی سے افراد اور معاشرے کی زندگی میں ہی مندرجہ ذیل تلخ نتائج فوراً مرتب ہو جائیں گے:

(ا) انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جمود و تنزل کا تسلسل،

(ب) حریت و حیات کا انقطاع، ہمیں اسلامی آئینِ حیات اپنانے کا چونکہ یہ پہلا اور آخری موقع نصیب ہوا ہے اس لیے اگر اب بھی اسلامی ٹیکسوں کی خلاف ورزی ہوئی تو آزادی اور زندگی کا سلسلہ ہی منقطع ہو سکتا ہے اس بھیانک ضرورت کے امکانات مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے خصوصی طور پر باعثِ تشویش ہیں:

اوّل: ہمارے دشمن ہمسایہ نے ایٹم بم بنا لیا ہے اور ہندی معیشت بڑی سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔

دوم: اردگرد کی مخالف طاقتیں ہمارے احیاء سے خائف ہو کر ہمیں نیست و نابود کرنے کے رنگارنگ منصوبوں میں منہمک ہیں۔

سوم: دنیائے اسلام کو ہم سے بجا طور پر کئی ایک توقعات وابستہ ہیں، جن پر پورا اترنے کے لیے اسلامی آئین حیات کی دل و جان سے تعظیم و تعمیل ناگزیر ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسے میں اسلامی ٹیکسوں سے انحراف ہمارے لیے باعث زیاں ہوگا۔ اپنی نیم مردہ معیشت کو یوں مزید ضعف پہنچانا انفرادی خودکشی اور اجتماعی قبر کھودنے کے مترادف ہوگا۔

بقا اور احیاء کے لیے ناگزیر:

الغرض اسلامی ٹیکسوں کا نفاذ ہماری انفرادی اور ملی زندگی کے احیاء اور ارتقاء کے لیے ایک خوش آئند اقدام ہے۔ ہماری ذاتی اور اجتماعی خوشحالی ان ٹیکسوں کی تکریم و تعمیل پر موقوف ہے۔ اس لیے انفرادی مسرت اور ملی خوشحالی کا تقاضا ہے کہ ہم اس سلسلہ میں تعمیلی مشینری سے عملی تعاون کریں کیونکہ بصورتِ دیگر ہماری ذلت و رسوائی میں دوام یقینی ہے۔

(ڈاکٹر عبدالرؤف)

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
- مضامین کاغذ کے ایک طرف خوشخط لکھیں۔
- "محدث" خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور اس طرح اس کی توسیع اشاعت میں قابل قدر حصہ لیں۔ یہ آپ کا دینی فریضہ ہے۔

(والسلام)

اکرام اللہ ساجد
ناظم دفتر